Al-SHARQ
Vol: 03, Isue:02, July-Dec 2022, pp:11-20

OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

سورۃالنساء کی آیت ﴿بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا﴾ کی تفسیر کبیر کی روشنی میں تحقیق اور سائنسی تشریحات

Interpretation، research study and scientific interpretations of the verse of Surah An-Nisa (بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا) *in the light of Tafseer-e-Kabir*

Dr. Atta Ullah
Assistant Professor, Department of Islamic and Religious Studies, The University of Haripur

Khizar Hayat
Associate Professor, Govt Post Graduate Collage, Haripur

Muhammad Umair Khan
M Phil Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, The University of Haripur

Submission: 28-09-2022	Accepted: 28-10-2022	Published:30-12-2022

Abstract

When the skins of the Inmates of Hell will be burnt, Allah will create more skins over the inmates of Hell, and in the same way the skins will be burnt and will be created and the tormentors of Hell will be constantly punished. According to a narration of Hazrat Mu'adh, the skins will change hundreds of times in an hour. So that the guilty will continue to suffer the torment of Hell. This article explores why only skins change. Burning of meat was not mentioned. This point has also been proved by modern science that there are cells (Pain Receptors) in human skin that feel pain. If they are destroyed, then human beings do not feel irritation.

***Key Words**: Change of Skins, Pain Receptor, Pain, Inmates of Hell, Guilty, Modern Science, Burning of Skins*

عالم اسلام میں جن تفاسیر کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی، ان میں امام فخر الدین محمد بن عمر رازی کی مفاتیح الغیب (المعروف بہ تفسیرِ کبیر) بلند مقام رکھتی ہے۔امام فخر الدین رازی ۵۴۴ھ مطابق ۱۱۴۹ء کو موجودہ ایران کے علاقہ "رے" میں پیدا ہوئے۔ اور ۶۰۴ھ بمطابق ۱۲۰۹ء میں وفات پا گئے۔ (1) آپ بیک وقت فقیہ، اصولی، متکلم، فلسفی، طبیب اور

CC BY

مفسر قرآن تھے۔ علوم عقلیہ اور نقلیہ دونوں میں آپ کی عمدہ تصانیف ہیں جن کی تعداد ۹۳ تک پہنچتی ہے مگر التفسیر الکبیر (مفاتیح الغیب) اُن کی تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ تفسیر روایت و درایت، فقہی مسائل اور رموز تصوف کا حسین مرقع ہے۔ عنوان بالا سے پیوستہ ان کی تفسیر کی سورۃالنساء آیت میں فرماتے ہیں کہ :

اللہ نے فرمایا: "إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا"(2)

" جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو ہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں گل جائیں گی تو ہم ان کو اور کھالیں بدل کر دیں گے تاکہ ہمیشہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے"۔

اور فرمایا: " إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا " اس آیت میں کئی مسائل مذکور ہیں۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

مذکورہ آیت کریمہ کے حوالے سے تمام تفاسیر نے سیر حاصل بحث کی ہے، لیکن تلاش بسیار کے باوجود مقالہ نگار کو اس آیت پر کوئی سائنسی لحاظ سے تحقیقی مقالہ نظر نہیں آیا، البتہ سائنسی تشریح سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جدید سائنس نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ جلنے کی وجہ انسان کو جو تکلیف محسوس ہوتی ہے در حقیقت اس احساس کو دماغ تک پہنچانے والے خلیات جلد کے اندر پائے جاتے ہیں۔ اور جب یہ خلیات تباہ ہو جاتے ہیں تو کھال میں پایا جانے والا درد دماغ تک نہیں پہنچتا جس کی وجہ سے انسانی کو درد محسوس نہیں ہوتا۔ اس موضوع کے حوالے سائنسی تحقیق تھائی لینڈ میں چیانگ مائی یونیورسٹی میں شعبہ اناٹومی کے چئیر مین پروفیسر تیگاتت تیجسین (**Prof. Tegatat Tejasen**) کی سامنے آئی ہے۔

تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب) میں امام رازی کی تحقیق

امام رازی فرماتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک خاص گروہ سے متعلق وعید ذکر کرنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ نے تمام کفار کے متعلق عمومی وعید بیان فرمائی ۔ مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہاں کفر باآیات میں ہر وہ چیز جو اللہ کی ذات ،اس کے افعال و صفات اور اسماء یا ملائکہ، کتب و رسل پر دال ہوں داخل ہیں اور آیات پر ان کا کفر کرنا صرف انکار کرنا نہیں ہے بلکہ یہ کفر کئی وجوہ سے ہے ایک یہ کہ وہ ان کے آیات ہونے سے منکر ہیں اور دوم یہ کہ وہ ان سے غفلت کا برتاؤ کرکے ان میں غور نہ کرتے ہو اور سوم یہ کہ وہ ان آیات میں شکوک و شبہات ڈالتے ہوں چہارم یہ کہ باوجود یہ کہ ان کے حق ہونے کا علم ہے مگر پھر بھی محض اپنے عناد اور حسد کی وجہ سے انکار کرتے ہو۔ اور جو کفر کی تعریف اور حقیقت ہے تو وہ ہم سورۃالبقرہ کی آیت " إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ "(جو لوگ کافر ہیں انہیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے) کی تفسیر میں بیان کر چکے ہیں۔(3)

آیت میں موجود کلمات کی لغوی تشریح کرکے امام رازی فرماتے ہیں کہ سیبویہ نے کہا" سوف " کا کلمہ تہدید اور وعید کے لئے ذکر ہوتا ہے(4) جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ "جلد ہی میں ایسا کروں گا" اور" سوف " کی جگہ حرف سین بھی لگاتے ہیں

جیسے اللہ کا یہ قول " سَأُصْلِيهِ سَقَرَ " " میں عنقریب اُن کو سقر میں داخل کرونگا " [5] اور " سوف " کا کلمہ وعدے کے لئے بھی آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى " [6]

"اور تمھارا پروردگار عنقریب تم کو اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاوگے"

اور فرمایا: " سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي "[7] "میں اپنے پروردگار سے تمھارے لئے بخشش مانگوں گا"

فرماتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام نے دعا کی قبولیت کے لئے اسے سحری کے وقت تک مؤخر کیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ کلمہ "س "اور "سوف "دونوں مستقبل کے ساتھ خاص ہے۔

مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ کا قول " نُصْلِيهِمْ " کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو آگ میں داخل کردیں گے لیکن اللہ کے قول " نُصْلِيهِمْ "میں یہ معنی زیادتی کے ساتھ پایا جاتا ہے پس یہ بمنزلہ "شويته بالنار"- "میں نے اسے آگ میں بھن دیا" سے کہا جاتا ہے" شاة مصلية" یعنی بھنا ہوا دنبہ [8]۔

آیت سے متعلق مسائل سمجھانے میں امام رازی کا اپنا ایک منفرد انداز ہے سوال کرکے متعلقہ مسلہ اخذ کرتے ہیں پھر خود ہی جواب دیتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ " اور اس میں دو سوال ہیں ۔

(پہلا سوال) جب اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے ان کو آگ میں زندہ رکھنے پر قادر ہے تو پھر کیوں ان کے بدنوں کو جہنم میں باقی نہیں رکھتا؟ باوجود اس کے کہ ان کو سخت تکالیف پہنچے اور ان کے بدن جلنے اور ختم ہونے سے بھی محفوظ ہوں تا کہ ان کے چمڑوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے؟

جواب: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے اُس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو اس پر بھی قادر ہے کہ اجسام کو آگ میں ڈالے بغیر بھی بڑی تکالیف دیں باوجود اس کے اللہ نے ان کو اگ میں ڈال دیا۔

(دوسرا سوال) نافرمان چمڑا جب جل جاتا ہے اور اللہ اس کی جگہ دوسرا چمڑا پیدا کرکے اس کو عذاب دیتا ہے[9] تو یہ تو ایسی چیز کو عذاب دینا ہے جو نافرمان نہ ہو۔ حالانکہ یہ جائز نہیں۔

اس کا جواب کئی وجوہ سے ہے۔

۱: یہ کہ اللہ تعالیٰ پکی ہوئی یعنی جلی ہوئی جلد کو غیر جلی ہوئی کردے پس ذات ایک ہی ہوگی صرف صفت بدل جائے گی پس جب ذات ایک ہوگی تو عذاب بھی صرف عاصی کو پہنچے گا بنا بر اس تقدیر تغائر سے مراد تغائر فی الصفت ہوگی۔

۲: معذب تو انسان ہے اور یہ جلد انسان کی ماہیت کا حصہ نہیں ہے بلکہ اس کی ذات سے پیوست ایک زائد چیز کی طرح ہے پس جب اللہ تعالیٰ جلد کو نیا کر دیتا ہے اور یہ نیا جلد اس (گنہگار) کو عذاب دینے کا سبب بن جاتا ہے۔ تو یہ عذاب اسی عاصی ہی کو ہوتا ہے [10]۔

۳: جلود سے مراد لباس ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ "(ان کے کرتے تار کول کے ہونگے) [11] تو جلود کی تبدیلی سے مراد لباس کی تبدیلی ہے۔ قاضیؒ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے ترکِ ظاہر

لازم آتا ہے۔اور یہ بھی کہا ہے کہ تار کول سے بنے ہوئے لباس کی صفت پکنا نہیں ہوتی اس کی صفت جلنا ہوتی ہے[12]

۴ : ممکن ہے کہ یہ دوام اور عدمِ انقطاع سے استعارہ ہو۔جیساکہ اگر کسی کو دوام کی صفت سے متصف کرنا ہو تو کہا جاتا ہے"كلما انتهى فقد ابتداء و كلما وصل الى أخره فقد ابتداء من أوله"[13]جب ختم ہوتا ہے تو اصل میں شروع ہوتا ہے اور جب وہ آخر تک پہنچ گیا تو جیساکہ اس نے اول سے شروع کیا۔

اسی طرح اللہ کا یہ قول ہے " كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا " یعنی جب انہوں نے یہ خیال کیا کہ وہ پک گئے اور جل گئے اور ہلاک ہونے کے قریب ہوگئے تو ہم نے ان کو زندگی کی نئی قوت دی کہ وہ یہ خیال کریں کہ اب نئے سرے سے آئے اور عذاب کو پایا ۔ پس مقصود عذاب کے دوام اور اس میں عدم انقطاع کا بیان کرنا ہے [14]۔

۵ : سدیؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے گوشت سے جلد کو تبدیل کر دے گا تو اس کے گوشت سے دوسرا جلد نکل آئے گا اور یہ قول بعید ہے کیونکہ گوشت تو اس کی اصل ہے تو اس کو باقی رہنا چاہیئے اور گوشت کے باقی رہنے کی صورت میں جلد کو کسی اور طریقے سے تبدیل کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں اور یہ طریقہ پہلے سے مذکور نہیں ہے[15]۔(واللہ علم)

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ " اس میں دو احتمالات ہیں :

(پہلا احتمال) اللہ کا قول " لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ " یعنی کہ ان کے لئے عذاب کا ذائقہ ہمیشہ رہے کبھی ختم نہ ہو ، جیساکہ آپ کا کسی معزز آدمی کو یہ کہنا کہ اللہ آپ کو عزت دے یعنی اللہ آپ کی عزت کو دوام بخشے اور اس میں اور اضافہ کرے۔ اور اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ تم اس نئے حالت میں بھی عذاب کا مزہ چکھو، اور اگر یہ معنی نہ لیا جائے تو وہ تو پہلے سے مسلسل عذاب کا مزہ چکھ رہے ہیں ۔

(دوسرا احتمال) یہ اس وقت کہا جاتا ہے کہ فلاں نے عذاب چکھا جب اُس کو اُس میں سے تھوڑا سا مل جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا وصف أشد العذاب بیان فرمایا ہے تو اب کیسے اچھا لگے گا کہ اس کے بعد یہ ذکر ہو کہ انہوں نے عذاب کو چکھا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ چکھنے سے مقصود یہ خبر دینا ہے کہ ہر حالت میں اس کو اس عذاب کا احساس ایسا ہوگا جیساکہ چکھنے والے کو کسی چیز کے چکھنے کا ہوتا ہے۔اس طور پر کہ اس جلنے کی وجہ سے اس میں کوئی کمی یا زوال نہ آئے گا [16]۔

پھر اللہ نے فرمایا:" إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا"

عزیز سے مراد غالب، قدرت والا ہے اور حکیم سے مراد وہ ذات ہے جو ہر کام درست کرتا ہے اور ان دونوں صفتوں کا یہاں ذکر کرنا انتہائی حسن پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ دل میں یہ تعجب پیدا ہوتا ہے کہ ہمیشہ کے لئے سخت آگ میں انسان کا باقی رہنا کیسے ممکن ہے ؟تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اللہ کے لئے یہ عجیب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تمام ممکنات پر قادر اور غالب ہے آگ کی فطرت کو بدلنے پر قادر ہے اور دل میں یہ شبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ وہ (اللہ) تو رحیم و کریم ہے تو اس کی رحمت کے شایانِ شان نہیں ہے کہ اس کمزور انسان کو اتنی سخت سزا دے ؟تو اس کا جواب یہ دیا جیساکہ وہ رحیم ہے اسی طرح وہ حکیم بھی ہے اور حکمت کا یہی تقاضا ہے۔ کیونکہ دنیا کا نظام نافرمانوں کو ڈرانے ہی پر قائم ہے۔تو پھر اللہ کی طرف سے تہدید کے لئے ضروری ہے کہ وہ حقیقت پر مبنی ہو تاکہ اُس کا کلام کذب سے محفوظ رہے پس ثابت ہوا کہ یہاں ان دونوں کلموں کا ذکر کرنا بہت ہی اچھا اور مناسب ہے۔

تبدیل جلد کی سائنسی تشریح

اللہ کا کوئی بھی عمل حکمت سے خالی نہیں ہے اور تمام اعمال میں انسانوں کے لئے نصیحت ہے۔ اللہ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

" إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا"(17)

> " جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو ہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے۔ جب کبھی ان کی کھالیں گل جائیں گی تو ہم ان کو اور کھالیں بدل کر دیں گے تاکہ ہمیشہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے"

یعنی قیامت کے روز جب منکرین خدا کو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا تو اس کے جسم کی کھال جب جل جائے گی تو اس کی جگہ نئی کھال پیدا کر دی جائے گی۔ اس طرح خدا کی آیات کا انکار کرنے والا سخت ترین سزا بھگتے گا۔

یہ آیت اس بات کی طرف نشان دہی کرتی ہے کہ جلد میں کچھ ایسے حساس عناصر موجود ہیں جن کے ذریعے ہم تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ عین یہی بات جدید سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ درد کو قبول کرنے والے اعصاب درد محسوس کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ یہ خیال کیا جارہا تھا کہ درد کا احساس صرف دماغ پر منحصر ہے۔ جب کہ حالیہ ریسرچ نے بہر حال یہ ثابت کر دیا ہے کہ درد قبول کرنے والے اعصاب جلد میں موجود ہوتی ہیں اور اس کے بغیر ایک انسان اس قابل نہیں ہو سکتا کہ وہ درد کو محسوس کرے۔ جب ڈاکٹر ایک ایسے مریض کا معائنہ کرتا جو جل گیا ہو تو سب سے پہلے وہ سوئی کے ذریعے جلنے کا درجہ معلوم کرتا ہے۔ جب مریض درد محسوس کرتا ہے تو ڈاکٹر خوش ہو جاتا ہے کیونکہ درد کا احساس اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جلن سطحی ہے اور درد وصول کرنے والے اعصاب برقرار ہے۔ اس کے برعکس اگر مریض درد محسوس نہ کرتا ہو تو یہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جلن گہرا ہے اور درد وصول کرنے والے اعصاب تباہ ہو چکے ہیں۔(18)

تھائی لینڈ میں چیانگ مائی یونیورسٹی میں شعبہ اناٹومی کے چیئر مین پروفیسر تیگاتت تیجسین (**Prof. Tegatat Tejasen**) نے درد قبول کرنے والے اعصاب پر تحقیق میں کافی وقت صرف کیا ہے۔ ابتدا میں وہ یقین نہیں کر سکتا تھا کہ قرآن نے اس سائنسی حقیقت کا ذکر ۱۴۰۰ سال پہلے کیا تھا۔ بعد میں اس نے اس مخصوص قرآنی آیت کے ترجمہ کی تصدیق کی۔ پروفیسر قرآنی آیت کے سائنسی درستگی سے اتنے متاثر ہوئے کہ ریاض میں قرآن وسنت کی سائنسی علامتوں پر منعقدہ آٹھویں سعودی میڈیکل کانفرنس میں انہوں نے بڑے فخر سے عوام میں یہ اعلان کیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔(19)

درد کا احساس، دماغ کے اعصابی خلیوں، ریڑھ کی ہڈی اور جسم کے دوسرے حصوں کے درمیان رابطے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جب ایک شخص کو چوٹ لگتی ہے، جیسے اکڑا ہوا پیر، تو خصوصی خلیات جنہیں نوسیسیپٹر (جو پین ریسیپٹر کا دوسرا نام ہے) ٹشو کے ممکنہ نقصان کو محسوس کرتے ہیں اور حسی اعصاب کے ذریعے ریڑھ کی ہڈی کو ایک پیغام بھیجتے ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی کا ایک مخصوص حصہ جو ڈورسل ہارن کے نام سے جانا جاتا ہے درد کے احساس پر فوری طور پر عمل کرکے ایک دوسرے پیغام لے جانے

والا اعصاب کے ذریعے ٹانگ تک پیغام پہنچاتا ہے۔اس کی وجہ سے ٹانگ کے پٹھوں میں رابطہ ہوتا ہے اور پیر کو چوٹ کی جگہ سے کھینچتا ہے۔اسی وقت ریڑھ کی ہڈی میں موجود ڈورسل ہارن ایک اور برقی اشارہ کے ذریعے پیغام دماغ کو بھیجتا ہے۔اس گردش کے دوران برقی اشارہ اعصابی خلیات میں سفر کرتا ہے۔جب برقی اشارہ اعصاب کے آخر تک پہنچتا ہے تو اعصاب کیمیکل پیغام رسان چھوڑ دیتا ہے جسے نیوروٹرانسمٹر کہا جاتا ہے جو پیغام کو قریبی اعصاب تک لے جاتا ہے۔جب یہ برقی اشارہ دماغ تک پہنچتا ہے تو ایک ناخوشگوار جسمانی احساس انسان کو محسوس ہوتا ہے[20]۔

جلنے کے درجات یا اقسام

قرآن کی مذکورہ آیت جلد کی جلن کے بارے میں بتاتی ہے کہ جلن کی خطرناکی، اس کی گہرائی، پھیلاؤ اور حادثے کے شکار شخص کی عمر پر منحصر ہے۔جلن کا پہلا، دوسرا اور تیسرا درجہ جلن کی گہرائی کے ذریعے معلوم کیا جاتا ہے۔پہلے درجے میں جلد کی سرخی اور درد شامل ہے۔جلنے کے دوسرے درجے کی پہچان جلد کے ابلوں یا چھالوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔تیسرے درجے کی جلن میں جلد کے بیرونی اور اندرونی حصے اور ریشے تباہ ہو جاتے ہیں۔مزید یہ کہ اس درجے کی جلنے سے درد محسوس کرنے والے خلیے تباہ ہو جاتے ہیں اور شخص کو درد محسوس ہونا بند ہو جاتا ہے[21]۔

ایک اور جگہ پر اس بات کو ذرا تفصیل سے لکھی گئی ہے:

> "جلد کو درد کا احساس عموماً جلد کے جلنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔جلد کے جلنے کو تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
>
> پہلے درجے کا جلنا:... سورج کی تپش اور گرمی سے جلد کی اوپر والی سطح (Epidermis) متاثر ہو جاتی ہے اور اس جگہ میں سوجن اور ورم پیدا ہوتا ہے اور جگہ سرخی مائل ہو جاتی ہے۔جس سے انسان تکلیف محسوس کرتا ہے۔اور عام طور پر یہ تکلیف دو سے تین دن میں ختم ہو جاتی ہے۔
>
> دوسرے درجے کا جلنا:... اس درجے کے جلنے میں انسان کی جلد کا اوپر والا حصّہ(Epidermis) اور اندرونی حصّہ (Dermis)،دونوں زخمی ہو جاتے ہیں یا جل جاتے ہیں۔دونوں حصّے آپس میں علیحدہ ہو جاتے ہیں۔جس کے نتیجے میں ان دونوں حصّوں کے درمیان بدن کی رطوبات خون سے الگ ہو کر جمع ہو جاتی ہیں۔اس صورت میں متاثرہ آدمی کو بہت سخت درد ہوتا ہے اور آبلہ یا چھالہ بن جانے کے بعد رگِ ختمی ننگی ہو جاتی ہے اور جب اس کو رگڑ لگتی ہے تو اس کی تکلیف اور درد میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔اس طرح کی جلد کو اپنی اصلی حالت میں واپس آنے اور صحت مند ہونے میں تقریباً دو ہفتے لگ جاتے ہیں۔
>
> تیسرے درجے کا جلنا:... اس درجے میں جلد کی پوری تہہ جل جاتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ زخم پٹھوں اور ہڈیوں تک پہنچ جائے۔اس صورت میں جلد میں لچک ختم ہو جاتی ہے۔اور وہ خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔اس حالت میں متاثرہ شخص کو زیادہ درد نہیں ہوتا کیونکہ رگِ ختمی اور درد کو محسوس کرنے والے اعصاب تقریباً مکمل طور پر جلنے کی وجہ سے ناکارہ ہو جاتے ہیں۔[22]

اسی بات کی طرف اشارہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا"[23]

"جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کردیا ہے انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کردیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں ، اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت خوب جانتا ہے"

یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ " جیسے ہی ان کے جسموں کی کھال جل جائے گی " کیونکہ جلنا تو تھوڑا بھی ہوسکتا ہے۔بلکہ فرمایا " جیسے ہی ان کے جسموں کی کھال گل جائے گی "یعنی جب درد کو محسوس کرنیوالے اعصاب اور رگیں جل جائیں گی تو تب اللہ تعالیٰ ان کی جگہ تازہ رگوں والی جلد پہنا دے گا کہ جس سے ان کو درد کی تکلیف کا احساس مسلسل ہوتا رہے۔

امام ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ إِنَّهُ بَلَغَهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ: {كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ} قَالَ: يُجْعَلُ لِلْكَافِرِ مِائَةُ جِلْدٍ، بَيْنَ كُلِّ جِلْدَيْنِ لَوْنٌ مِنَ الْعَذَابِ "[24]

"کہ یحیٰ بن یزید الحضرمی کہتے ہیں کہ مجھے اللہ کے اس قول {كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ}کے بارے میں پہنچا ہے کہ ایک ایک کافر کی سو سو کھالیں ہوں گی ، ہر ہر کھال پر قسم قسم کے علیحدہ علیحدہ عذاب ہوتے ہوں گے"

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں:

قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: عِنْدِي تَفْسِيرُهَا: «تُبَدَّلُ فِي سَاعَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ» ، فَقَالَ عُمَرُ: «هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»[25]

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس اس آیت کی تفسیر میں بات پہنچی ہے کہ ایک ایک ساعت میں سو سو بار بدلی جائے گی، پس عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہی بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے"

ان تینوں اقسام کے جلدی جلن کا تجزیہ کریں تو یہ بات بالکل صاف ہوجاتی ہے کہ دوسرے درجے کا جلنا دراصل نہایت خطرناک اور تکلیف دہ جلنا ہے۔انسانی کھال یا جلد کا یہ اہم ترین حصہ ہے جس کے جلنے کی طرف اللہ نے قرآن کریم کے ذریعہ اشارہ فرمایا ہے یعنی قیامت کے روز کھال کے ساتھ گوشت بھی جلنے کا ذکر نہیں فرمایا جارہا ہے۔بلکہ صرف کھال یا جلد کے جلنے کی بات کہی جارہی ہے۔اس لئے ایک نہایت لطیف اور ثابت شدہ سائنسی نکتہ اللہ کی کتاب میں ظاہر کیا جارہا ہے۔اسی لئے پورے بدن کو جلا کر سزا دینے کی بات نہیں کی جارہی ہے بلکہ صرف کھال یا جلد کو جلا کر اس کی جگہ دوسری تیسری اور بے شمار جلدوں کے پیدا کرتے رہنے اور سزا کو جاری رکھنے کی بات کہی جارہی ہے تاکہ منکرین آیات قرآنی خوب عذاب کا مزہ چکھیں۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالاسطور میں سورۃالنساء کی آیت نمبر ۵۶ کی تشریح تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب) کی روشنی میں کی گئی ہے، جس میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جہنم میں جب دوزخیوں کی جلدیں جل جائیں گی تو اللہ تعالیٰ دوزخیوں کے اوپر اور جلدیں پیدا کریں گے اور اسی طرح جلدیں جلتی جائیں گی اور پیدا ہوتی جائیں گی اور جہنمیوں کو عذاب مسلسل دیا جائے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق ایک ایک ساعت میں سو سو بار جلدیں تبدیل ہوتیں جائیں گی۔ تاکہ مجرم عذاب جہنم مسلسل چکھتے رہیں۔ اس مقالہ میں اس بات کی تحقیق کی گئی کہ صرف جلدیں ہی کیوں تبدیل ہوتیں جائیں گی؟ گوشت کے جلنے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس نکتے کو جدید سائنس نے بھی ثابت کردیا ہے کہ انسانی جلد میں ایسے خلیات (pain receptors) ہیں جو درد کو محسوس کرتے ہیں۔ یہ اگر تباہ ہو جاتے ہیں تو انسان کو جلن محسوس نہیں ہوتی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1: ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد بن إبراہیم بن ابی بکر ابن خلکان البرمکی الإربلی (المتوفی: 681ھ-)، وفیات الأعیان وإنباء ابناء الزمان، دار صادر — بیروت، ج ۲، ص ۲۶۷-۲۴۸۔

2: سورۃالنساء: ۵۶

3: سورۃالبقرہ میں امام رازیؒ اُس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں کُفر کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ متکلمین کفر کی معین تعریف کرنے میں مشکلات کے شکار تھے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ہر منقول جو انہوں نے کیا ہے یا کہا ہو اُن کی صحت کا دارمدار یا تو بدیہی طور پر ہوگا یا خبر واحد یا استدلال پر۔ پہلی بات جو ہے وہ یہ کہ نبی ﷺ کی بعثت کو بدیہی طور پر مان لیا جائے تو جس نے ان سب باتوں میں اُن کی تصدیق کی تو وہ مؤمن ہے اور جس نے تصدیق نہیں کی تو یا تو مجموعی طور سے نہیں کی ہوگی اور یا کچھ چیزوں میں کی ہوگی اور کچھ میں نہیں۔ تو وہ کافر ہوگا تو اس طرح رسول اللہ ﷺ کا اُن چیزوں میں تصدیق نہ کرنا جن کا علم بدیہی طور پر ہونا چاہیئے کُفر ہے۔ مطلب یہ کہ کفر عدمِ تصدیق رسول ﷺ ہے یعنی اُن چیزوں میں جنکو جاننا ضروری ہے کہ وہ دین کا حصہ ہے جیسے وجوب صلاۃ، زکوۃ، حج، صوم اور حرمتِ ربا، خمر وغیرہ میں رسول ﷺ کی تصدیق نہ کرنا کفر ہے اور اس کے علاوہ جو چیزیں تواتر سے منقول نہ ہوں یعنی اُن کے بارے میں دو اقوال پائے جاتے ہو ایک صحیح اور دوسرا باطل مثلاً اللہ تعالی مرئی ہے کہ نہیں اور خالق افعالِ عباد ہے کہ نہیں تو وہ کفر کا سبب نہیں بنتے کیونکہ اُن کا اقرار یا انکار ایمان کی ماہیت میں داخل نہیں ہیں۔ دیکھئے تفسیر الفخر الرازی، ج۱، ص ۳۰۶، سورۃالبقرہ آیت نمبر ۶۔

4: الرازی، ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی، الملقب بفخر الدین الرازی، مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبع سوم ۱۴۲۰ھ، سورۃالنساء (ج ۱۰، ص ۱۰۵)، سورۃالنساء: ۵۶۔

5: سورۃالمدثر، آیت نمبر ۲۶۔

6: سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر ۵۔

7: سورۃ یوسف، آیت نمبر ۹۸۔

8: الرازی، ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی، الملقب بفخرالدین الرازی، مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، سورۃ النساء (ج ۱۰، ص ۱۰۶)، سورۃ النساء: ۵۶۔

9: امام طبریؒ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں اس طرح کا قتادہؓ کا قول بھی نقل کیا ہے جامع البیان فی تأویل القرآن (ج ۸ ص ۴۸۴)

10: امام طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عذاب اُس انسان کو ہوتا ہے جو چمڑے اور گوشت کے علاوہ ہے اور چمڑہ اس لئے جلتا ہے کہ انسان کو عذاب کا درد محسوس ہو۔ اور چمڑے اور گوشت کو تو درد نہیں ہوتا تو جب چمڑوں کو تکلیف نہ ہو تو کافروں کے لئے برابر ہے کہ اُن کے وہی دنیاوی چمڑے ہوں یا اُس کے علاوہ ہوں۔ کیونکہ معذّب تو وہ نفس ہوگا جو درد محسوس کرتا ہے تاکہ اُس کو درد پہنچے اور جب بات ایسی ہو تا پھر کافر کے لئے ہر لمحہ بے شمار چمڑے پیدا کرنا محال نہیں ہے جامع البیان فی تأویل القرآن (ج ۸ ص ۴۸۴)

11: سورۃ ابراہیم، آیت نمبر ۵۰۔

12: جامع البیان فی تأویل القرآن (ج ۸ ص ۴۸۷) سورۃ النساء: ۵۶

13: الرازی، ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی، الملقب بفخرالدین الرازی، مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبع سوم ۱۴۲۰ھ، سورۃ النساء (ج ۱۰، ص ۱۰۶)، سورۃ النساء: ۵۶۔

14: امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں ابن عمرؓ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عمرؓ کے سامنے کسی نے یہ آیت (كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ) پڑھی تو انہوں نے فرمایا کہ اس کو دوبارہ مجھ پر پڑھو تو وہاں کعبؓ تھے اُس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میرے پاس اس کی تفسیر ہے میں نے اسلام سے قبل یہ پڑھی تھی۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تو نے اس کی ایسی تفسیر کی جیسی آپ نے محمد ﷺ سے سنی ہو تو ہم تمہاری تصدیق کردینگے ورنہ اُسکو نہیں دیکھیں گے تو انہوں نے کہا کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم ایک گھنٹہ میں اُس کے چمڑے کو ۱۲۰ مرتبہ تبدیل کردینگے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایسا ہی میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ تفسیرُ ابن کثیر (ج ۲ ص ۳۳۷) سورۃ النساء: ۵۶، الدر المنثور (ج ۳ ص ۱۴۸)

15: ابوالحسن علی بن محمد بن احمد الواحدی (المتوفی ۴۶۸ھ) التفسیر البسیط (ج ۶ ص ۵۳۲)، سورۃ النساء: ۵۶، المساہم سلسلۃ الرسائل الجامعیہ، المملکۃ العربیہ السعودیہ، وزارۃ التعلیم العالی، جامعۃ الامام محمد بن السعود الاسلامیہ

16: امام واحدیؒ نے فرمایا کہ یہاں (لِيَذُوقُوا) کے الفاظ اس لئے لائے ہیں کہ اُس عذاب جو اُن کو ملے گا کی عظمت اور شدت ظاہر ہو اور اُن کو یہ خبر دینا ہے کہ وہ اُس عذاب ہر لمحہ ایسا ہی محسوس کرینگے جس طرح وجدان کی کیفیت میں کوئی وجدان میں کمی آئے بغیر ذائقہ محسوس کرتا ہے اور جس طرح کہ وہ بندہ جو مسلسل کھائے اور اُس کو مزہ محسوس ہی نہ ہو۔ التفسیر البسیط (ج ۶ ص ۵۳۳)، سورۃ النساء: ۵۶

17: سورۃ النساء: ۵۶

18 -*http://miraculousquran.blogspot.com/2009/08/surah-nisa-456-pain-receptors-in-skim.html*

19 http://miraculousquran.blogspot.com/2009/08/surah-nisa-456-pain-receptors-in-skim.html

20 http://miraculousquran.blogspot.com/2009/08/surah-nisa-456-pain-receptors-in-skim.html

21 http://miraculousquran.blogspot.com/2009/08/surah-nisa-456-pain-receptors-in-skim.html

22 http://www.islamicmedicine.org/medmiraclesofquran/medmiracleseng.htm#pain

23: سورۃالنساء: ۵۶

24: ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القریشی البصری، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبہ للنشر والتوزیع، طبع سوم ۱۴۲۰ھ (ج ۲، ص ۳۳۷)، سورۃالنساء: ۵۶۔

25: الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الشامی، المعجم الاوسط، دار الحرمین، القاہر، ح: ۴۵۱۷، ج ۵، ص ۷۔